99743 ـ بطور فطرانہ آٹا دينا جائز ہے

سوال

كيا انسان آٹے كى شكل ميں فطرانہ ادا كر سكتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

فطرانہ كى ادائيگى ميں اس چيز كى ادائيگى ضرورى ہے جو لوگ بطور غذا استعمال كرتے ہوں، تو اس بنا پر آٹا دينے ميں كوئى حرج نہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

آٹا دينا جائز ہے، امام احمد رحمہ اللہ يہى بيان كيا ہے " انتہى.

ديكھيں: المغنى (2 / 357).

اور سنن ابو داود ميں ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ سے مروى ہے كہ:

" وہ فطرانہ ميں آٹا ديا كرتے تھے "

سنن ابو داود حديث نمبر (418) ليكن يہ حديث پايہ ثبوت تك نہيں پہنچتى، بلكہ ضعيف ہے، ابو داود وغيره نے اسے ضعيف قرار ديا ہے، ديكھيں: ارواء الغليل حديث نمبر (848).

حديث ضعيف ہونے كا مطلب يہ نہيں كہ فطرانہ ميں آٹا دينا جائز نہيں، كيونكہ اس چيز ادائيگى كرنا واجب ہے جسے لوگ بطور خوراك استعمال كرتے ہوں، اسى ليے ابن قيم رحمہ اللہ نے " اعلام الموقعين " ميں مقرركيا ہے كہ: فطرانہ ميں ہر وہ چيز ادا كرنى جائز ہے جسے لوگ بطور خوراك استعمال كرتے ہوں، اس كے بعد لكھتے ہيں:

" اس بنا پر فطرانہ ميں آٹا دينا جائز ہے، اگرچہ صحيح حديث سے يہ ثابت نہيں " انتہى.

ديكھيں: اعلام الموقعين (3 / 12).

فطرانہ میں آٹا دینے کے جواز کا مسلك ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام احمد کا ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے، اور معاصرین میں سے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اسے راجح کہا ہے.

اور علماء کرام ـ مثلا شیخ الاسلام ابن تیمیہ ـ اور ـ المرداوی وغیرہ نے متنبہ کیا ہے کہ: آٹا وزن کے حساب سے دینا ضروری ہے، یعنی گندم کے صاع کے وزن کے مطابق آٹا دیا جائے، کیونکہ آٹے کے صاع کا وزن گندم کے صاع کے وزن سے کم ہو گا، اس لیے اگر وہ آٹے کا صاع ماپ کر دیتا ہے تو وہ گندم کے صاع سے کم ہے، اور یہ جائز نہیں، لہذا اسے گندم کے صاع کے وزن کے برابر آٹا دینا ہو گا.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن تیمیة (25 / 69) اور الانصاف (3 / 180).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تو اگر وہ ایك صاع گندم یا جو کا آٹا ادا کرے تو کفائت کر جائیگا، لیکن آٹا وزن کے مطابق ادا کرنا معتبر ہوگا؛ اس لیے کہ جب دانے پیسے جائیں تو اس کے کئی ایك اجزاء اڑ جاتے ہیں، تو اس طرح آٹے کا صاع دانوں کے صاع سے تقریبا چھٹا حصہ کم ہوگا " انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 179).

واللہ اعلم .